

Freebooks.pk

Free Notes • Past Papers • Guides for Students

مطالعہ پاکستان — جماعت بارہویں (2nd Year، PECTAA بورڈ)

باب 2

پاکستان میں آئینی اور سیاسی ترقی

آئین 1956 و 1962 • آئین 1973 • اسلامی دفعات • مشرقی پاکستان کی علیحدگی • انسانی حقوق



پاکستان میں آئینی اور سیاسی ترقی

یہ باب پاکستان کے آئینی ارتقا، جمہوریت کے افعال و مشکلات، 1956ء اور 1962ء کے آئین کی خصوصیات، مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات، 1973ء کے آئین کے پس منظر، خصوصیات، اسلامی دفعات اور اہم ترامیم، انسانی حقوق کے تصور (اسلامی و آفاقی)، شہریوں کے حقوق و فرائض اور خوراک میں خود کفالت، خواتین و چائلڈ لیبر اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) پر مشتمل ہے۔

اس باب کا مقصد طلبہ کو پاکستان کی آئینی تاریخ کا تسلسل کے ساتھ جائزہ لینا اور انسانی حقوق کے اسلامی و عالمی تصورات کا تقابلی مطالعہ کرانا ہے۔

تعلیمی مقاصد

- پاکستان میں آئینی ارتقا کی ابتدا اور تاریخی تناظر کا جائزہ لینا
- پاکستان میں جمہوریت کے افعال، مشکلات اور سیاسی جماعتوں کے کردار کو سمجھنا
- 1956ء اور 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات کی وضاحت کرنا
- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی بنیادی وجوہات اور اثرات کی نشان دہی کرنا
- 1973ء کے آئین کے تحت عدلیہ کے افعال و کردار کا جائزہ لینا
- انسانی حقوق کے تصور کی بنیادی خصوصیات کی وضاحت کرنا
- اسلام کے مطابق بنیادی انسانی حقوق کا جائزہ لینا
- 1948ء کے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیہ کا تجزیہ کرنا
- شہریوں کے حقوق، فرائض، اسلامی دفعات اور اہم ترامیم کے حوالے سے 1973ء کے آئین کی خصوصیات پر بحث کرنا
- 1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کے حقوق و فرائض کا اقوام متحدہ کے اعلامیہ 1948ء سے موازنہ کرنا
- خوراک میں خود کفالت کی اہمیت کو بنیادی انسانی حق اور ملکی ترقی کے عنصر کے طور پر سمجھنا
- پاکستان میں خواتین، چائلڈ لیبر اور کم عمری کے روزگار کے موجودہ حالات کا جائزہ لینا
- پاکستان میں بچوں اور خواتین سے متعلق SDGs کے حصول کا جائزہ لینا



کلیدی تصورات

پاکستان میں آئینی ارتقا

پاکستان کے آئینی ارتقا کی ابتدا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء سے ہوئی جسے چند ضروری ترامیم کے بعد عارضی جمہوری آئین کے طور پر اپنایا گیا۔ ابتدائی دستور ساز اسمبلی کو آئین سازی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جس کے باعث پہلے آئین کی تیاری میں نو سال کی تاخیر ہوئی۔ 1949ء میں قرارداد مقاصد پہلی دستور ساز اسمبلی میں منظور ہوئی، جو ایک بنیادی دستاویز تھی اور بعد کے تمام آئینوں میں بطور دیباچہ شامل کی گئی۔

پاکستان کا پہلا آئین 1956ء میں بنایا گیا اور پارلیمانی نظام قائم ہوا۔ جنرل ایوب خان نے 1962ء میں ایک صدارتی آئین متعارف کرایا جو 1969ء میں ان کے استعفیٰ تک جاری رہا۔ اس کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان کے دور میں مختصر مدت کے لیے لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) مرتب کیا گیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد موجودہ 1973ء کا آئین بنایا گیا جس میں وفاقی ڈھانچے کے ساتھ پارلیمانی جمہوریت قائم کی گئی۔ یہ آئین تاحال مختلف ترامیم کے ساتھ نافذ العمل ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کے افعال، مشکلات اور سیاسی جماعتوں کا کردار

قیام پاکستان کے بعد وفاقی پارلیمانی جمہوری نظام رائج کیا گیا جو آج تک قائم ہے، تاہم سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے جمہوریت مسلسل مشکلات کا شکار رہی ہے۔ قرارداد مقاصد 1949ء کے مطابق اقتدارِ اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو اپنا اقتدار پاکستان کے عوام کو تفویض کرتا ہے اور عوام کے نمائندے اسے قرآن و سنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

سیاسی عدم استحکام اور موثر قیادت کے فقدان کے باعث گورنر جنرل غلام محمد نے 24 اکتوبر 1954ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی تحلیل کر دی۔ دستور سازی کی راہ میں مشرقی و مغربی پاکستان کے صوبائی ڈھانچے کا فرق بھی ایک رکاوٹ تھا، جسے دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنایا گیا اور اسے 'ون یونٹ' کا نام دیا گیا۔

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی کامیابی کے لیے ناگزیر ہیں اور رائے عامہ تشکیل دینے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ وہ اپنے پلیٹ فارم، میڈیا اور پریس کے ذریعے عوام کو قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں، انتخابی مشورہ پیش کرتی ہیں اور عام انتخابات کے لیے اپنے امیدوار نامزد کرتی ہیں۔ جمہوری نظام کو انتشار اور فرقہ واریت سے محفوظ رکھنے میں بھی سیاسی جماعتیں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں؛ ان کے بغیر پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کا تصور اور عوام کی حکومت کا خواب پورا نہیں ہو سکتا۔



1956ء اور 1962ء کے آئین: خصوصیات اور منسوخی

دور وزارتِ عظمیٰ چوہدری محمد علی میں دستور سازی مکمل ہوئی اور 1956ء کا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔ یہ تحریری آئین 234 دفعات پر مشتمل تھا، جس کے تحت پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا، وفاقی پارلیمانی نظام قائم ہوا اور صدرِ مملکت کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔ قومی اسمبلی کے 300 ارکان میں سے آدھے مشرقی اور آدھے مغربی پاکستان سے پانچ سال کے لیے منتخب ہوتے تھے (بشمول 10 مخصوص خواتین نشستیں)۔ اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ سیاسی عدم استحکام کے باعث یہ آئین محض دو سال اور سات ماہ (قریباً پونے تین سال) نافذ رہا؛ 1958ء میں جنرل محمد ایوب خان نے جمہوری حکومت برطرف کر کے آئین منسوخ کر دیا اور خود صدر و چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

صدر جنرل محمد ایوب خان نے قائم کردہ دستوری کمیشن کی سفارشات پر 1962ء کا نیا آئین 8 جون 1962ء کو نافذ کیا۔ یہ تحریری آئین 250 دفعات پر مشتمل تھا اور اس میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا؛ صدر کا انتخاب پانچ سال کے لیے ایک الیکٹورل کالج کرتا تھا۔ اس آئین میں بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کا مسلمان ہونا جیسی اسلامی دفعات شامل تھیں۔ 1969ء میں عوامی تحریک کے نتیجے میں جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال لیا اور 25 مارچ 1969ء کو 1962ء کا آئین منسوخ کر دیا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات

جنرل محمد یحییٰ خان نے 1969ء میں اقتدار سنبھالا اور 30 مارچ 1970ء کو لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) جاری کیا، جس کے تحت دسمبر 1970ء میں بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پہلے عام انتخابات ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ اور مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی، جب کہ مجموعی طور پر عوامی لیگ اکثریتی جماعت بن کر سامنے آئی۔ اقتدار کی منتقلی میں تاخیر پر عوامی لیگ کے راہنما شیخ مجیب الرحمن نے اپنے چھ نکات پر مبنی منشور کی بنیاد پر عدم تعاون کی تحریک کا اعلان کیا۔ 23 مارچ 1971ء کو شیخ مجیب الرحمن نے اپنے گھر پر بنگلہ دیش کا پرچم لہرایا، جس کے بعد ان کی گرفتاری نے حالات مزید خراب کر دیے۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کی تربیت و امداد کی اور عوامی لیگ کی کھلی حمایت کی۔ زینی رابطہ منقطع ہونے اور مقامی عدم تعاون کے باعث فوج حالات پر قابو نہ پاسکی اور بالآخر 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ایک الگ ملک بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

علیحدگی کے چند اہم اسباب: (۱) مشرقی پاکستان کی تجارت اور سرکاری ملازمتوں میں ہندو اثر و رسوخ نے علیحدگی پسند جذبات کو ہوا دی۔ (۲) مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ رہا۔ آزادی کے وقت وہاں کوئی قابل ذکر کارخانہ نہ تھا جب کہ سقوطِ ڈھاکہ تک 14 کارخانے قائم ہو چکے تھے، اور برطانوی دور کے محض دو بنگالی فوجی افسروں کے مقابلے میں 1971ء تک ان کی تعداد قریباً تین سو ہو گئی تھی۔ (۳) اردو کو قومی زبان بنائے جانے پر بنگالیوں نے احتجاجی تحریکیں



چلائیں (زبان کا مسئلہ)۔ (۴) بھارت اور دیگر بیرونی طاقتوں کی مداخلت اور سازشیں۔ (۵) 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان کی کسی بھی جماعت کو مشرقی پاکستان میں کامیابی نہ ملنا، جس سے دونوں حصوں کے درمیان خلیج مزید گہری ہو گئی۔ اس علیحدگی سے ملک کو شدید نفسیاتی اور معاشی دھچکا لگا اور قومی اتحاد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔

1971ء میں بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے باقی ماندہ مغربی پاکستان میں اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کر دیا، کیوں کہ اس جماعت کو 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان میں اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان کی تاریخ کے پہلے سولین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا۔

1973ء کا آئین: پس منظر، خصوصیات اور اسلامی دفعات

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں ایک عبوری آئین بنایا اور مستقل آئین کے لیے قومی اسمبلی کے 25 ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں تمام نمائندہ سیاسی جماعتیں شامل تھیں۔ کمیٹی نے 31 دسمبر 1972ء کو اپنی سفارشات پیش کیں اور قومی اسمبلی نے 10 اپریل 1973ء کو انہیں منظور کیا۔ پاکستان کا پہلا متفقہ آئین، جسے تمام سیاسی جماعتوں کی تائید حاصل تھی، 14 اگست 1973ء کو نافذ کیا گیا جو مختلف ترامیم کے ساتھ تاحال رائج ہے۔

1973ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات: یہ تحریری آئین 280 دفعات پر مشتمل ہے؛ قرارداد مقاصد کو دیباچے میں شامل کیا گیا؛ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا؛ اسلام کو سرکاری مذہب اور صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا؛ مسلمان کی تعریف کی گئی اور قادیانی/لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا؛ وفاقی پارلیمانی نظام رائج کیا گیا؛ قانون ساز ادارے کے دو ایوان۔ قومی اسمبلی (336 ارکان) اور سینٹ (96 ارکان)۔ رکھے گئے؛ عدلیہ کی آزادی اور شہریوں کے بنیادی حقوق کا مکمل تحفظ فراہم کیا گیا؛ اور اردو کو قومی زبان قرار دیا گیا۔

1973ء کے آئین کی دس اسلامی دفعات: (۱) اللہ تعالیٰ کی حاکمیت۔ عوامی نمائندے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔ (۲) مسلمان کی تعریف۔ توحید، رسالت، قیامت اور آسمانی کتابوں پر ایمان کے ساتھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی ماننا۔ (۳) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان۔ (۴) صدر اور وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی۔ (۵) اسلام سرکاری مذہب، قانونی ڈھانچہ اسلامی اصولوں کے مطابق۔ (۶) اسلامی اقدار۔ جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی اور مساوات کا نفاذ۔ (۷) سود کا خاتمہ۔ (۸) زکوٰۃ و عشر کے اسلامی نظام کا نفاذ۔ (۹) اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات۔ (۱۰) اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام، جو قوانین کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتی ہے۔



پاکستان کے آئین میں اہم ترامیم

پہلی ترمیم (مئی 1974ء): بنگلہ دیش کو تسلیم کیا گیا اور چاروں صوبوں کی حدود کے علاوہ فاٹا کو بھی پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔ دوسری ترمیم (1974ء): مسلمان کی تعریف بیان کی گئی اور قادیانی/لاہوری گروپ کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ پانچویں ترمیم (1976ء): سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت 5 سال اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی 4 سال مقرر کی گئی، اور ہائی کورٹ کے ججوں کے باہمی تبادلوں کی گنجائش رکھی گئی۔

آٹھویں ترمیم (نومبر 1985ء): صدر کو قومی اسمبلی تحلیل کرنے اور آرمی، نیوی و ایئر فورس کے سربراہوں کی تقرری کا اختیار دیا گیا؛ سینٹ کے ارکان کی مدت 5 سے 6 سال کر دی گئی۔ تیرہویں ترمیم (اپریل 1997ء): صدر سے اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار واپس لے لیا گیا۔ چودھویں ترمیم (جولائی 1997ء): اراکین اسمبلی کی پارٹی تبدیلی (فلور کراسنگ) پر پابندی لگائی گئی۔ سترہویں ترمیم (2003ء): صدر کو دوبارہ اسمبلی تحلیل کرنے کا مشروط اختیار دیا گیا۔

اٹھارہویں ترمیم (اپریل 2010ء): صدر سے اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار واپس لیا گیا، اور صوبہ سرحد کا نام 'خیبر پختونخوا' رکھا گیا۔ بیسویں ترمیم (فروری 2012ء): عبوری وزیر اعظم کا تقرر موجودہ وزیر اعظم اور اپوزیشن لیڈر مل کر کریں گے۔ بائیسویں ترمیم (2016ء): چیف الیکشن کمشنر کے اختیارات طے کیے گئے۔ چوبیسویں ترمیم (2018ء): 2017ء کی مردم شماری کے مطابق قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد از سر نو 336 مقرر کی گئی۔ پچیسویں ترمیم (مئی 2018ء): فاٹا کو صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم کر دیا گیا۔

چھبیسویں ترمیم (اکتوبر 2024ء): عدالتی عمل کے مختلف پہلوؤں، عدالتی اختیارات کی وضاحت اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سمیت اعلیٰ عدالتی تقرریوں کے طریقہ کار میں تبدیلیاں کی گئیں۔ ستائیسویں ترمیم (2025ء): صدر کے لیے تاحیات استثنیٰ، چیف آف ڈیفنس فورسز (CDF) کے عہدے کا قیام، فیلڈ مارشل کے عہدے پر تقرری کی منظوری اور ایک وفاقی آئینی عدالت (FCC) کی تشکیل شامل ہے۔

انسانی حقوق کا تصور اور اسلامی نقطہ نظر

حقوق سے مراد وہ مطالبات ہیں جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کا تصور یہ ہے کہ تمام انسان برابر ہیں اور بنیادی ضروریات و سہولیات میں یکساں حق دار ہیں، خواہ وہ کسی بھی خطے یا نظریے سے تعلق رکھتے ہوں۔ 1215ء میں برطانیہ میں میگنا کارٹا نامی دستاویز پر بادشاہ نے دستخط کیے، جس کے بعد برطانوی دستور میں مزید حقوق شامل کیے گئے اور فرانس و امریکا نے اٹھارہویں صدی کے آخر میں اپنے ہاں انسانی حقوق رائج کیے۔ جدید تصور انسانی حقوق دوسری جنگ عظیم کے بعد سامنے آیا جب اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948ء میں انسانی حقوق کا آفاقی منشور ترتیب دیا۔



اسلام نے آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کا اعلان کیا۔ نبی کریم ﷺ نے 10 ہجری کو حج ادا فرمایا اور میدان عرفات میں خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا، جسے انسانی حقوق کا عظیم ترین چارٹر کہا جاتا ہے۔ خطبے میں آپ ﷺ نے واضح فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر کوئی فوقیت حاصل نہیں، فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ آپ ﷺ نے بیویوں کے حقوق کی پاسداری، غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور مسلمانوں کے باہمی بھائی چارے پر خصوصی زور دیا اور فرمایا کہ کسی کا مال اس کی رضا کے بغیر لینا جائز نہیں۔

اسلام میں شہریوں کے حقوق

اسلامی ریاست شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ یہ حقوق چار قسموں میں تقسیم کیے جاتے ہیں: (۱) مذہبی حقوق۔ مکمل مذہبی آزادی، غیر مسلموں کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے اور عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی اجازت (سورۃ البقرہ: 256)۔ (۲) معاشی حقوق۔ نجی جائیداد رکھنے کا حق اور اس کا تحفظ؛ مزدور کی عزت و اجرت کا تحفظ۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: 'مزدور کو اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دے دو' (سنن ابن ماجہ: 2443)۔ (۳) سیاسی حقوق۔ حکومت کی تشکیل میں حصہ لینے، حکومتی خامیوں کی نشان دہی کرنے اور ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کا حق؛ خلفائے راشدین کے انتخاب میں عوامی رائے کا احترام اس کی روشن مثال ہے۔ (۴) معاشرتی حقوق۔ زندگی، آزادی، خواتین کے حقوق، عزت کا تحفظ اور خاندان بنانے کا حق۔

اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق (1948ء) اور 1973ء کے آئین کے تحت شہری حقوق

اقوام متحدہ کی کوششوں سے فروری 1946ء میں انسانی حقوق کا کمیشن قائم ہوا جس نے 58 رکن ممالک کے مختلف مذہبی، سیاسی اور ثقافتی پس منظر کے باوجود ایک متفقہ مسودہ تیار کیا۔ جنرل اسمبلی نے اسے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا، اور اسی مناسبت سے ہر سال 10 دسمبر کو انسانی حقوق کے عالمی منشور کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ منشور کے اہم نکات میں مساوات، آزادی، غلامی کی ممانعت، منصفانہ ٹرائل کا حق، رازداری کا حق، قومیت و پناہ کا حق، شادی و خاندان کا حق، جائیداد کا حق، رائے و اظہار کی آزادی، روزگار اور تعلیم کا حق شامل ہیں۔

1973ء کے آئین کے تحت شہریوں کو حق زندگی، بلا وجہ گرفتاری سے تحفظ (گرفتاری کے 24 گھنٹے میں مجسٹریٹ کے سامنے پیشی)، دوہری سزا سے تحفظ، پرامن اجتماع، انجمن سازی، تجارت و کاروبار، آزادی تقریر، مذہب و ثقافت کے تحفظ، جائیداد کی خریداری اور بلا امتیاز روزگار کے حقوق حاصل ہیں۔ اس کے ساتھ شہریوں پر ریاست سے وفاداری، قومی مفاد کو ترجیح، آئین و قانون کی اطاعت، ٹیکس کی ادائیگی، جمہوری عمل میں شرکت اور عوامی املاک کی حفاظت جیسے فرائض بھی عائد ہوتے ہیں۔ پاکستان کے آئینی حقوق کا اقوام متحدہ کے منشور سے تقابل کیا جائے تو حق زندگی، مساوات، انجمن سازی، روزگار اور جائیداد جیسے بیشتر حقوق دونوں میں یکساں طور پر موجود ہیں۔



خوراک میں خود کفالت، خواتین و چائلڈ لیبر اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs)

خوراک ایک بنیادی انسانی حق ہے اور خوراک میں خود کفالت کسی ملک کی ترقی کا اہم عنصر ہے۔ یہ کامیابی اور خود اعتمادی کا احساس دیتی ہے، بین الاقوامی سپلائی میں رکاوٹوں اور جنگ/سیاسی تناؤ کے اثرات سے تحفظ فراہم کرتی ہے، اور عالمی منڈیوں پر انحصار کم کر کے زرمبادلہ بچاتی ہے۔

پاکستان کی افرادی قوت میں خواتین کی شرکت قریباً 20 فی صد ہے جو جنوبی ایشیا میں سب سے کم شرحوں میں سے ایک ہے۔ فیکٹریز ایکٹ 1934ء کے تحت 14 سے 18 سال کے نوجوانوں کو طبی سرٹیفکیٹ کی شرط پر ملازمت کی اجازت ہے، جب کہ 14 سال سے کم عمر بچوں کو خطرناک کام میں لگانے کی ممانعت ہے۔ معاشی بحران، مہنگائی اور 2022ء کے سیلاب (جس سے قریباً 15 ارب ڈالر کا نقصان ہوا) جیسے عوامل نے چائلڈ لیبر اور خواتین کے روزگار کے مسائل کو مزید سنگین کر دیا ہے۔

پاکستان نے 2016ء میں قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد کے ذریعے پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کو اپنی قومی ترقیاتی حکمت عملی میں شامل کیا اور 2018ء میں ایک قومی SDGs لائحہ عمل منظور کیا۔ اسی سال حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے 'پاکستان ون یونائیٹڈ نیشنز پروگرام 2018-2022ء' کے تحت یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے۔ اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام (UNDP) پاکستان میں غربت کے خاتمے اور مضبوط پالیسیوں، مہارتوں اور اداروں کی تشکیل میں معاونت فراہم کرتا ہے۔

اہم تعریفات

حقوق کی تعریف کریں۔

وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے، حقوق کہلاتے ہیں۔

قرارداد مقاصد کیا ہے؟

1949ء میں دستور ساز اسمبلی سے منظور ہونے والی وہ قرارداد جس کے مطابق اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوام کے نمائندے یہ اقتدار قرآن و سنت کی حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

1955ء میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر بنایا گیا ایک واحد صوبہ، جسے 'ون یونٹ' کا نام دیا گیا۔

مکتی باہنی کیا تھی؟



1971ء میں بھارتی امداد و تربیت سے قائم ہونے والی وہ بنگالی گوریلا تنظیم جس نے مشرقی پاکستان میں مسلح مزاحمت کی۔

میگنا کارٹا کیا ہے؟

1215ء میں برطانیہ کے بادشاہ کے دستخط شدہ وہ دستاویز جس نے شہریوں کے بنیادی حقوق کی بنیاد رکھی۔

اسلامی نظریاتی کونسل کیا ہے؟

1973ء کے آئین کے تحت قائم وہ ادارہ جو ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتا ہے۔

اہم حقائق و خلاصہ جدول

عنوان	خلاصہ
قرارداد مقاصد کی منظوری	12 مارچ 1949ء
آئین 1956ء کا نفاذ	23 مارچ 1956ء، 234 دفعات
آئین 1962ء کا نفاذ	8 جون 1962ء، 250 دفعات
پہلے عام انتخابات	دسمبر 1970ء
مشرقی پاکستان کی علیحدگی	16 دسمبر 1971ء
آئین 1973ء کا نفاذ	14 اگست 1973ء، 280 دفعات
میگنا کارٹا	1215ء
اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق	10 دسمبر 1948ء
SDGs فریم ورک پر پاکستان-اقوام متحدہ دستخط	2018ء

خاکہ جات

پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی: 1935ء کے ایکٹ سے لے کر 1949، 1956، 1962، 1973ء کے آئین اور حالیہ ترامیم تک کا خاکہ



پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی



پاکستان کی آئینی ترقی کا خط زمانی

اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام: مذہبی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کا خاکہ

اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام



اسلام میں شہریوں کے حقوق کی اقسام

مختصر سوالات و جوابات

اللہ تعالیٰ کی 'حاکمیت' سے کیا مراد ہے؟



اس سے مراد یہ ہے کہ کائنات کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور عوامی نمائندے اختیارات کو اسی کی امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔

1962ء کے آئین کی منسوخی کی وجہ بتائیں۔

جنرل محمد ایوب خان کے خلاف 1969ء کی عوامی تحریک کے نتیجے میں جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سنبھال کر 25 مارچ 1969ء کو یہ آئین منسوخ کر دیا۔

اسلامی نظریاتی کونسل کے فرائض بیان کریں۔

یہ کونسل ملکی قوانین کو اسلامی تعلیمات کے مطابق بنانے کے لیے قانون ساز اداروں کی راہ نمائی کرتی ہے۔

حقوق کی تعریف لکھیں۔

وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے حکومت سے یا آپس میں کرتے ہیں اور جنہیں حکومت و معاشرہ تسلیم کرتا ہے، حقوق کہلاتے ہیں۔

انسانی حقوق کے عالمی منشور کو کب اور کس نے منظور کیا؟

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔

پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) میں اقوام متحدہ کا ایجنڈا 2030 بچوں کے حوالے سے کیا تقاضا کرتا ہے؟
یہ تقاضا کرتا ہے کہ بچے غربت، بھوک، صحت کے مسائل، تعلیم کی کمی، صنفی امتیاز، موسمیاتی تبدیلی اور تشدد سے متاثر نہ ہوں۔

1973ء کے آئین کی کوئی سی دو اسلامی دفعات تحریر کریں۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار، اور صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی قرار دینا۔

اقوام متحدہ کے عالمی منشور انسانی حقوق 1948ء کے کوئی سے دو نکات تحریر کریں۔

تمام انسان آزاد اور حقوق میں برابر پیدا ہوئے ہیں؛ اور کسی کو غلام بنا کر نہیں رکھا جاسکتا۔

تفصیلی سوالات و جوابات

پاکستان میں جمہوریت کو ترقی دینے میں سیاسی جماعتوں کا کردار واضح کریں۔

سیاسی جماعتیں جمہوریت کی جان اور روح ہیں۔ وہ رائے عامہ کو منظم کرتی ہیں، عوام کو قومی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اور انتخابی منشور کے ذریعے متبادل پالیسیاں پیش کرتی ہیں۔ عام انتخابات کے لیے امیدوار نامزد کر کے وہ عوامی نمائندگی کا نظام رواں رکھتی ہیں، اور پارلیمانی نظام میں حزب اختلاف کے ذریعے حکومت پر تنقید اور احتساب کا راستہ



فراہم کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت غیر فعال ہو جاتی ہے، کیونکہ عوام کی اجتماعی رائے کو منظم شکل دینے اور پر امن انتقالِ اقتدار کو یقینی بنانے کا کوئی اور موثر ذریعہ موجود نہیں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و اثرات بیان کریں۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے سچھے کئی عوامل کارفرما تھے: تجارت اور سرکاری ملازمتوں میں ہندو اثر و رسوخ، مشرقی پاکستان کی معاشی پسماندگی، اردو بمقابلہ بنگالی زبان کا تنازع، بھارت کی مسلسل مداخلت اور مکتی باہنی کی سرپرستی، اور 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان کی جماعتوں کا مشرقی پاکستان میں مکمل ناکام رہنا۔ شیخ مجیب الرحمن کی گرفتاری کے بعد حالات خانہ جنگی کی صورت اختیار کر گئے اور 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا۔ اس علیحدگی سے پاکستان کی معاشی حالت کمزور ہوئی، قومی اتحاد کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا اور قوم و فوج شدید مایوسی کا شکار ہوئے۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات کی وضاحت کریں۔

1973ء کے آئین میں دس نمایاں اسلامی دفعات شامل ہیں: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اقرار، مسلمان کی باقاعدہ تعریف، ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان، صدر و وزیر اعظم کا مسلمان ہونا لازمی، اسلام کو سرکاری مذہب قرار دینا، اسلامی اقدار (جمہوریت، انصاف، رواداری، مساوات) کا نفاذ، سود کا خاتمہ، زکوٰۃ و عشر کا نظام، اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات، اور اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام۔ یہ دفعات پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی مملکت کے طور پر متعین کرتی ہیں اور قانون سازی کو قرآن و سنت کے تابع رکھتی ہیں۔

اسلام نے شہریوں کو کون کون سے حقوق دیے ہیں، بیان کریں۔

اسلام نے شہریوں کو چار بنیادی اقسام کے حقوق دیے ہیں: مذہبی حقوق (مکمل مذہبی آزادی اور غیر مسلموں کے عبادت کے حق کا تحفظ)، معاشی حقوق (نجی جائیداد کا حق اور مزدور کی اجرت و عزت کا تحفظ)، سیاسی حقوق (حکومت کی تشکیل میں شرکت اور ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کا حق) اور معاشرتی حقوق (زندگی، آزادی، خاندان اور خواتین کے وقار کا تحفظ)۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ نے مساوات، اخوت اور جان و مال کے احترام پر خصوصی زور دے کر ان حقوق کو ایک جامع میثاق کی صورت میں پیش کیا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے انسانی حقوق کے منشور 1948ء کی وضاحت کریں۔

دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوام متحدہ نے فروری 1946ء میں انسانی حقوق کا کمیشن قائم کیا جس نے 58 رکن ممالک کے متنوع پس منظر کے باوجود ایک مشترکہ مسودہ تیار کیا۔ جنرل اسمبلی نے اسے 10 دسمبر 1948ء کو منظور کیا، جس کی یادیں ہر سال 10 دسمبر کو 'یومِ انسانی حقوق' منایا جاتا ہے۔ منشور میں مساوات، آزادی، غلامی کی ممانعت، منصفانہ



ٹرائل، رازداری، شادی و خاندان، جائیداد، رائے کی آزادی، روزگار اور تعلیم جیسے 25 بنیادی حقوق شامل ہیں، جو آج بھی عالمی انسانی حقوق کے فریم ورک کی بنیاد ہیں۔

معروضی سوالات (MCQs)

1956ء کا آئین ملک میں نافذ رہا: (الف) دو سال تک (ب) پونے تین سال تک (ج) چار سال تک (د) چھ سال تک

درست جواب: (ب) پونے تین سال تک۔ 1956ء کا آئین دو سال اور سات ماہ (قریباً پونے تین سال) نافذ رہا۔

بنگلہ دیش کے قیام کے بعد جنرل محمد یحییٰ خان نے اقتدار سپرد کیا: (الف) فیروز خان نون کو (ب) نور الایمن کو (ج) فضل الہی چوہدری کو (د) ذوالفقار علی بھٹو کو

درست جواب: (د) ذوالفقار علی بھٹو کو۔ جنرل محمد یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو اقتدار پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کے سپرد کیا۔

اگست 1990ء میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برطرف کیا: (الف) غلام اسحاق خان نے (ب) فاروق احمد خان لغاری نے (ج) وسیم سجاد نے (د) معین الدین احمد قریشی نے

درست جواب: (الف) غلام اسحاق خان نے۔ اگست 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی۔

ملک میں پہلے عام انتخابات ہوئے: (الف) 1964ء میں (ب) 1968ء میں (ج) 1970ء میں (د) 1972ء میں

درست جواب: (ج) 1970ء میں۔ ملک میں پہلے عام انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر دسمبر 1970ء میں ہوئے۔

نبی کریم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا: (الف) 9 ہجری میں (ب) 10 ہجری میں (ج) 11 ہجری میں (د) 12 ہجری میں

درست جواب: (ب) 10 ہجری میں۔ نبی کریم ﷺ نے 10 ہجری کو حج ادا فرمایا اور خطبہ حجۃ الوداع ارشاد فرمایا۔

برطانیہ میں میگنا کارٹا دستاویز پر بادشاہ نے دستخط کیے: (الف) 1015ء میں (ب) 1115ء میں (ج) 1215ء میں (د) 1315ء میں

درست جواب: (ج) 1215ء میں۔ میگنا کارٹا پر برطانوی بادشاہ نے 1215ء میں دستخط کیے۔

شہریوں کو جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق جس زمرے میں آتا ہے: (الف) معاشرتی (ب) معاشی (ج) مذہبی (د) ثقافتی

درست جواب: (ب) معاشی۔ جائیداد بنانے اور رکھنے کا حق معاشی حقوق کے زمرے میں آتا ہے۔



ہر سال جس تاریخ کو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی منشور کی سالگرہ منائی جاتی ہے: (الف) 5 دسمبر کو (ب) 8 دسمبر کو (ج) 9 دسمبر کو (د) 10 دسمبر کو
درست جواب: (د) 10 دسمبر کو۔ انسانی حقوق کے عالمی منشور کی منظوری کی مناسبت سے ہر سال 10 دسمبر کو اس کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔

اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا: (الف) 1946ء میں (ب) 1947ء میں (ج) 1948ء میں (د) 1949ء میں

درست جواب: (ج) 1948ء میں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 10 دسمبر 1948ء کو انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔

حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے: (الف) 2016ء میں (ب) 2018ء میں (ج) 2020ء میں (د) 2022ء میں
درست جواب: (ب) 2018ء میں۔ حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ نے 2018ء میں یو این پائیدار ترقی کے فریم ورک پر دستخط کیے۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- آئینی ارتقا: 1935ء ایکٹ -> قرارداد مقاصد 1949ء -> آئین 1956ء -> آئین 1962ء -> آئین 1973ء
- آئین 1956ء: 23 مارچ 1956ء، 234 دفعات، دو سال 7 ماہ نافذ رہا
- آئین 1962ء: 8 جون 1962ء، 250 دفعات، صدارتی نظام
- پہلے عام انتخابات دسمبر 1970ء؛ مشرقی پاکستان کی علیحدگی 16 دسمبر 1971ء
- آئین 1973ء: 14 اگست 1973ء، 280 دفعات، دس اسلامی دفعات
- میگنا کارٹا 1215ء؛ اقوام متحدہ کا عالمی منشور انسانی حقوق 10 دسمبر 1948ء
- اسلام میں شہریوں کے حقوق: مذہبی، معاشی، سیاسی، معاشرتی
- پاکستان-اقوام متحدہ SDGs فریم ورک پر دستخط 2018ء

امتحانی نکات

- آئینوں کی تاریخیں (1956، 1962، 1973) اور دفعات کی تعداد ترتیب سے یاد رکھیں
- PM اور صدور کی فہرست کو تاریخی ترتیب سے دہرائیں
- 1973ء کے آئین کی دس اسلامی دفعات کو نمبر وار یاد رکھیں



- اہم ترامیم کو ان کے سال اور بنیادی مقصد کے ساتھ جوڑ کر یاد کریں
- خطبہ حجۃ الوداع اور اقوام متحدہ کے منشور کے نکات کا تقابلی جائزہ لیں

